4 مئی 1962

از عدالت الاعظمیٰ

پدما وتھوبا چکیا

بنام

محمد ملتانی

(کے۔سی۔داس گپتا، جے۔آر۔مدھولکر اور ٹی۔ایل۔وینکٹا راما، جسٹسز)

ناجائز قبضہ ۔ رہن رکھنے والے کی رضامندی سے ناجائز فروخت حاصل کرنے والا رہن معہ قبضہ۔ رہن رکھنے والا نابالغ۔ رہن رکھنے والے کے قبضے کی نوعیت اگر بدلا جائے۔

1961 میں آر نے ایم کے حق میں سوٹ کی زمینوں کا سود پر رہن رکھا، بعد ازاں 1923 میں اس نے اپیل کنندہ کے چچا راجنا کے حق میں اسی زمینوں کی فروخت کا معاہدہ کیا۔ اپیل کنندہ اور راجنا نے ایک مشترکہ ہندو خاندان بنایا۔ چونکہ راجنا کی طرف سے قبضہ حاصل کرنے میں دشواری تھی، اس لیے اس نے آر اور ایم نے ایک ایسا انتظام کیا جس کے تحت اس کی پشت پر توثیق کر کے بیعنامہ کو منسوخ کر دیا گیا اور زمینوں کو آر کے ذریعے ایم کو فروخت کر دیا گیا۔ راجنا کی 1930 میں نابالغ حالت میں موت ہوگئی۔ اور 1943 میں اپیل کنندہ نے زمینوں پر قبضے کے لیے ایم کے خلاف مقدمہ اس بنیاد پر لایا کہ 1923 کی بیعنامہ کی منسوخی غیر موثر تھی کیونکہ یہ رجسٹرڈ نہیں تھی اور اس کے مطابق ایم کے حق میں بیعنامہ اس کے پاس نہیں تھا۔ ایم نے اپنے حق میں ناجائز فروخت کی وجہ سے ناجائز قبضے کی درخواست کی۔ قبضے کا مقدمہ اس بنیاد پر خارج کر دیا گیا کہ اپیل کنندہ اکثریت حاصل کرنے کے تین سال سے زائد عرصے بعد مقدمہ چھوڑ کر فرار ہو گیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ اگرچہ قبضے کا مقدمہ وقت کے لیے روک دیا گیا تھا لیکن اگر ایم نے ملکیت کا تعین نہ کیا ہو تو درخواست گزار رہائی کے لیے مقدمہ دائر کر سکتا ہے۔ ایم جس نے رہن کے طور پر قبضہ کیا تھا وہ نسخے کے ذریعہ عنوان حاصل کر سکتا تھا اگر مالک کے ساتھ معاہدے کے تحت اس کے قبضے کے کردار میں کوئی تبدیلی

آئی ہو۔ ایم کے حق میں بیعنامہ کے ساتھ لئے گئے بیعنامہ پر منسوخی کی توثیق ایم کے قبضے کے کردار کو ظاہر کرنے کے لئے قابل قبول تھی۔ یہ انتظام واضح طور پر ظاہر کرے گا کہ ایم کا قبضہ منفی تھا بشرطیکہ راجنا نابالغ نہ ہو اور اپنی رضامندی دینے کے قابل ہو۔ اگرچہ بعض حالات میں نابالغ کے خلاف ناجائز قبضہ ہوسکتا ہے، لیکن نابالغ کے ساتھ معاہدے کے تحت قانونی قبضہ منفی نہیں بن سکتا۔ ایک نابالغ قانون کے مطابق تھا، رضامندی دینے سے قاصر تھا، اور رضامندی نہ ہونے کی وجہ سے، قبضے کے کردار میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی تھی جو صرف رضامندی سے ہوسکتی تھی نہ کہ یکطرفہ کارروائی سے۔

کنڈاسوامی پلائی بنام چنبا (1920) 44 مدراس 253 اور ورتھا پلائی بنام جیورتھنامل (1918) ایل آر 46 آئی اے 285، پر انحصار کیا۔

سیتھا رامارا جو بنام سبا راجو، (1921) آئی ایل آر 45 مدراس 361، کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 620 آف 1960۔

سابق حیدرآباد ہائی کورٹ کے 11 فروری 1954 کے فیصلے اور فرمان سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل 1954 کے دوسری اپیل مقدمہ نمبر 476/4 میں دائر کی گئی۔

درخواست گزار کی طرف سے گوپال سنگھ اور آر۔ ایس۔ نرولا۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لئے اے۔ رنگناتھم چیٹی، اے۔ وی۔ رنگم، اے۔ ویداولی اور پی۔ سی۔ اگروال۔

4 مئی 1962ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس وینکٹا راما ائیر : یہ حیدر آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کی اپیل ہے جس میں اس نے اپیل کنندہ کے مقدمے کو خارج کرتے ہوئے عادل آباد کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کی عدالت کے فیصلے کی توثیق کی تھی۔ حقائق یہ ہیں کہ ایک مشترکہ خاندان تھا جس میں ایک چکایا اور اس کا چھوٹا بھائی راجنا شامل تھا۔ چکایا کا انتقال 1923ء میں ہوا جس کے بعد ان کا بیٹا اپنے پیچھے رہ گیا جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اس وقت چند ماہ کا نابالغ تھا۔ 21 دسمبر، 1923 کو راماراؤ دوسرے مدعا علیہ نے ان زمینوں کو جو مقدمے کا موضوع ہیں، راجنا کو فروخت کر دیا۔ ایسا لگتا ہے کہ چونکہ راجنا کو ان جائیدادوں کا قبضہ حاصل کرنے میں کچھ دشواری تھی جن کے بارے میں کہا گیا تھا کہ انہیں پہلے مدعا علیہ کو گروی رکھا گیا تھا، فروخت کا لین دین منسوخ کر دیا گیا تھا اور فروخت کے دستاویز پر اس کی توثیق کی گئی تھی۔ اس کے بعد دوسرے مدعا علیہ نے پہلے مدعا علیہ کے حق میں ایک نئی فروخت کی دستاویز پر عمل درآمد کیا اور موخر الذکر اس کے بعد سے قبضے میں ہے۔ درخواست گزار نے 14 فروری 1943 کو مقدمہ دائر کیا تھا۔ پہلے مدعا علیہ سے ان جائیدادوں کا قبضہ اس الزام پر وصول کرنے کے لیے کہ پہلا مدعا علیہ چکا جیا اور راجنا کے مشترکہ خاندان سے تعلق رکھنے والی جائیدادوں کا انتظام سنبھال رہا تھا اور وہ خود اور خود 21 دسمبر 1923 کو راجنا کے حق میں فروخت کی دستاویز میں مشترکہ خاندان میں مقدمہ کی جائیدادوں کا مالکانہ حق دیا گیا تھا۔ یہ کہ پہلے مدعا علیہ نے مشترکہ خاندان کی جانب سے مینیجر کی حیثیت سے ان جائیدادوں کے انتظام پر بھی دستخط کیے تھے، کہ راجنا 1930 میں نابالغ کی حیثیت سے فوت ہو گیا تھا، پہلے مدعا علیہ کو 1933 میں انتظامیہ سے فارغ کر دیا گیا تھا، کہ اس نے مقدمہ کی جائیدادوں کا قبضہ خاندان کے حوالے نہیں کیا تھا، بلکہ دوسرے مدعا علیہ کی طرف سے انجام دیئے گئے فروخت کے دستاویز کی بنیاد پر ان کا مالکانہ حق خود قائم کر رہا تھا۔ اس کے بعد 21 دسمبر 1923 کو راجنا کے حق میں فروخت کا معاہدہ کیا گیا تھا لیکن مذکورہ فروخت کا دستاویز اسے کوئی مالکانہ حق نہیں دے سکتا تھا، کیونکہ دوسرے مدعا علیہ نے اس سے پہلے راجنا کو زمین فروخت کی تھی، اور اس کے بعد اس کا کوئی مالکانہ حق نہیں تھا۔ یہ بھی الزام عائد کیا گیا تھا کہ مدعی جون 1940 میں کسی وقت ایک اہم شخص بن گیا تھا اور قبضے کا مقدمہ اس کی اکثریت حاصل کرنے کے سالوں کے اندر تھا اور اس پر پابندی نہیں تھی۔ پہلے مدعا علیہ نے مقدمہ کی مخالفت کی۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ خاندان کی خدمت میں صرف ایک جوان یا نوکر ہیں، وہ مشترکہ خاندان کی جائیدادوں کے انتظام میں نہیں ہیں، 1923 میں راجنا کو فروخت ہونے سے پہلے 1916 میں سوٹ کی زمین 800 روپے میں ان کے پاس گروی رکھ دی گئی تھی، اور ان کی رضامندی سے ان کی رضامندی سے فروخت منسوخ کر دی گئی تھی۔ اس کے بعد دوسرے مدعا علیہ نے اسے جائیدادیں فروخت

کیں، اور اس وجہ سے اس نے ان کو ایک اچھا مالکانہ حق حاصل کیا تھا، اور اس کے علاوہ چونکہ وہ مالک کی حیثیت سے مالکانہ حق کے دعوے میں قانونی مدت تک جائیدادوں پر قابض تھا، اس نے نسخے کے ذریعہ ان کا مالکانہ حق حاصل کیا تھا اور یہ کہ مقدمہ محدود حد تک ممنوع تھا۔ انہوں نے اس بات سے انکار کیا کہ متعلقہ تاریخوں پر راجنا نابالغ تھا جیسا کہ میدان میں بتایا گیا ہے۔ ان درخواستوں پر ضلع منصف نے مندرجہ ذیل امور وضع کیے:

(1) کیا مقدمہ (درخواست) کے مطابق مدعی نمبر 2 نے 17 بہمن 1334-ایف (21 دسمبر 1923ء کے مطابق) کے رجسٹرڈ بیعنامہ کے ذریعے پدم راجنا کے حق میں مقدمہ کی زمین فروخت کی ہے؟

(2) کیا مدعی نے اپنے مقدمے میں کہا ہے کہ مدعی اور پدم راجنا کی فیملی مشترکہ تھی؟ اور کیا مذکورہ راجنا کی موت کی وجہ سے مدعی مقدمہ کی زمین کا حقدار ہے؟

(3) کیا مدعا علیہ نمبر 2 نے 3 فروری 1334-ایف (4 فروری 1925 عیسوی کے مطابق) کی فروخت کی دستاویز پر عمل درآمد کیا ہے اور 17 بہمن 1334-ایف (21 دسمبر 1923 سے متعلق) کی فروخت کے معاہدے پر اس کا قانونی اثر کیا ہے؟

(4) کیا بیعنامہ پر عمل درآمد کے تاریخ 3 فروردی 1334-ایف (21.12.1923) مدعی نابالغ تھا؟ اور کیا یہ مقدمہ حدود میں ہے؟

(5) فریقین کس ریلیف کے حقدار ہیں؟

مقدمے کی سماعت کرنے والے فاضل ڈسٹرکٹ منصف زمل نے موقف اختیار کیا کہ چونکہ راجنا کے حق میں فروخت کے دستاویز کی منسوخی کی توثیق غیر رجسٹرڈ تھی، اس لیے اس توثیق کی وجہ سے دوسرے مدعا علیہ کو کوئی مالکانہ حق نہیں دیا گیا اور اس کے مطابق پہلے مدعا علیہ کے حق میں فروخت نے اسے کوئی لقب نہیں

دیااور مزید کہا کہ مدعی کی اکثریت حاصل کرنے کے تین سال کے اندر مقدمہ قائم کیا گیا تھا۔ یہ وقت پر تھا اور اس لئے اس نے مقدمہ کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے اور حکم نامے کے خلاف مدعا علیہان کی جانب سے عادل آباد کی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کورٹ میں اپیل دائر کی گئی تھی، جس میں کہا گیا تھا کہ مدعی نے یہ ثابت نہیں کیا کہ اس نے مقدمے کے تین سال کے اندر اکثریت حاصل کرلی ہے اور اس پر اپیل منظور کرلی گئی۔ درخواست گزار نے اس معاملے کو حیدرآباد ہائی کورٹ میں دوسری اپیل میں لے جایا جس نے ڈسٹرکٹ جج سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ مدعی کی اکثریت حاصل کرنے اور اپیل خارج کرنے کے تین سال سے زیادہ عرصے بعد مقدمہ قائم کیا گیا تھا۔ اس فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے موجودہ اپیل دائر کی گئی ہے۔

درخواست گزار کی جانب سے پہلی دلیل یہ دی گئی ہے کہ یہ نتیجہ غلط تھا کہ مدعی نے مقدمہ سے تین سال قبل اکثریت حاصل کرلی تھی۔ لیکن حقیقت کا سوال کیا ہے اس پر بیک وقت نتائج موجود ہیں، اور ہم ان سے اختلاف کرنے کی کوئی مناسب وجہ نہیں دیکھتے ہیں۔

مسٹر گوپال سنگھ کی جانب سے اپیل کی حمایت میں زور دیا گیا ہے کہ پہلے مدعا علیہ کو مدعی کے خاندان سے تعلق رکھنے والی تمام جائیدادوں کا انتظام سونپا گیا تھا اور خاندان کی طرف سے مینیجر کی حیثیت سے مقدمہ کی زمینوں پر قبضہ کرنے کے بعد، اس کے لئے یہ کھلا نہیں تھا کہ وہ غیر قانونی قبضہ کرکے مالکانہ حق قائم کرے۔ جب تک کہ اس نے پہلے جائیدادوں کا قبضہ ترک نہ کیا ہو۔ اس موقع پر ہائی کورٹ کے فاضل ججوں نے کہا کہ اس بات کا کوئی تسلی بخش ثبوت نہیں ہے کہ پہلا مدعا علیہ مدعی اور اس کے اہل خانہ کے ایجنٹ کی حیثیت سے جائیدادوں کا انتظام سنبھال رہا تھا۔ درخواست گزار کی دلیل یہ ہے کہ ان الزامات کی حمایت میں بہت سے ثبوت موجود ہیں کہ پہلا مدعا علیہ محض نوکر نہیں تھا بلکہ جائیدادوں کا منیجر تھا، اس نے باکس میں جا کر ان سے انکار نہیں کیا تھا اور ان حالات میں یہ مانا جانا چاہئے کہ وہ مینیجر کی حیثیت سے جائیدادوں پر قبضہ کرنے کے قابل نہیں تھا اور اس کے لئے یہ طے کرنے کا اہل نہیں تھا۔ منفی قبضے کے ذریعے دعویٰ کرنا۔

مدعا علیہ کی دلیل ہے کہ وہ درخواست گزار کے خاندان کی خدمت میں صرف ایک جوان تھا اور اس کا جائیدادوں کے انتظام سے کوئی لینا دینا نہیں تھا اور چونکہ اس میں الزامات کی حمایت میں نام کے قابل کوئی ثبوت نہیں تھا، لہٰذا اسے باکس میں داخل ہونے اور ثبوت دینے کی ضرورت نہیں تھی کہ وہ زمینوں کا انتظام نہیں

کر رہا تھا۔ اگر اس اپیل کی حقیقت اس سوال کے تعین پر منحصر ہو جائے تو ہمیں اپنے سامنے موجود مواد پر فاضل ججوں کے فیصلے سے اتفاق کرنے میں کافی دقت محسوس کرنی چاہیے۔ پہلے مدعاعلیہ کی باکس میں جانے میں ناکامی یہ ثابت کرنے کا بوجھ ڈالنے کے لئے کافی ہوتی کہ وہ اس کا مینیجر نہیں تھا۔ موروگیسم پلائی بنام منیکا واسکا پانڈرا (1917) ایل آر 44 آئی اے 98) اور گروسوامی نادر بنام گوپال سوامی اودیار ((1919) آئی ایل آر 42 مدراس 629) ملاحظہ کریں۔

لیکن پھر مدعاعلیہ کی طرف سے اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ دعویٰ اراضی 1916 میں دوسرے مدعاعلیہ کے ذریعہ ایک رہن معہ قبضہ کے تحت اس کے قبضے میں آئی تھی، اس پر کوئی الزام نہیں تھا کہ یہ رہن اس نے اس وقت حاصل کیا تھا جب وہ خاندان کا مینیجر تھا۔ جائیدادیں یا خاندان کی طرف سے، اور یہ کہ جب ایک بار اس کی ملکیت 1916 کے رہن معہ قبضہ سے مل گئی، تو اس کے بعد اس کے خاندان کی جانب سے منیجر کے طور پر جائیدادوں کے قبضے میں آنے کا کوئی سوال نہیں ہوسکتا۔ ہم سے پہلے اپیل کنندہ نے پہلے مدعاعلیہ کے حق میں رہن معہ قبضہ کی سچائی پر اختلاف نہیں کیا اور نہ ہی اس نے یہ دعویٰ کیا کہ اس رہن کو لینے میں پہلے مدعاعلیہ نے خاندان کی طرف سے کام کیا۔ اس طرح کا جھگڑا نا قابل برداشت ہوگا کیونکہ اس وقت مدعی کے والد اور مشترکہ خاندان کے مینیجر چکایا زندہ تھے۔ اس لیے یہ سوال کہ آیا پہلے مدعاعلیہ کو منیجر کے طور پر منفی قبضے سے ٹائٹل حاصل کرنے سے روکا گیا ہے، یہ فیصلہ کے لیے پیدا نہیں ہوتا کیونکہ اس نے سود خور رہن کے طور پر اپنے طور پر جائیدادوں پر قبضہ کیا تھا۔

مذکورہ بالا نتیجے پر کہ پہلا مدعاعلیہ 1916ء میں جائیدادوں پر قبضہ کرنے میں داخل ہوا تھا، سوال یہ ہے کہ اپیل کنندہ کے حقوق کیا ہیں۔ دوسرے مدعاعلیہ کی جانب سے راجنا کے حق میں فروخت کے دستاویز کی بنیاد پر وہ گروی رکھنے کا حقدار ہوگا لیکن موجودہ مقدمہ گروی رکھنے کے لیے نہیں بلکہ بے دخلی کے لیے ہے، اور یہ بذات خود اس مقدمے کو خارج کرنے کی بنیاد ہوگی۔ لیکن اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ یہ مقدمہ طویل عرصے سے زیر التوا تھا، ہم فریقین کے حقوق کا فیصلہ اس بنیاد پر کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ یہ فریقین کو ایک علیحدہ کارروائی کی طرف راغب کیے بغیر، قرضوں کی ادائیگی کا مقدمہ ہے۔ اب ہمیں مقدمے میں پہلے مدعاعلیہ کے دفاع پر غور کرنا ہوگا، اور اسے رہائی کے طور پر دیکھنا ہوگا۔ اب مدعاعلیہ کے لئے مسٹر رنگناتھن چیٹی کی دلیل یہ ہے کہ وہ 1923 سے مالک کی حیثیت سے جائیدادوں کے مالک تھے، جب دوسرے مدعاعلیہ نے انہیں

فروخت کیا تھا، کہ اس طرح انہوں نے انہیں ایک حکم نامہ حاصل کیا تھا، اور اس طرح اپیل کنندہ کا ادا کرنے کا حق ختم ہو گیا تھا۔ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جب کوئی شخص گروی رکھ کر جائیدادوں پر قبضہ کر لیتا ہے تو وہ کسی بھی یکطرفہ عمل کے ذریعے اپنے وصیت نامے کا اعلان نہیں کر سکتا کیونکہ قانون کے مطابق اس کا قبضہ مرنے والے کا ہے۔ لیکن یہ دلیل دی جاتی ہے کہ اگر گروی رکھنے والا اور گروی رکھنے والا بعد میں کوئی ایسا لین دین کرتا ہے جس کے تحت گروی رکھنے والے کو اس کے بعد جائیداد کو گروی رکھنے کے طور پر نہیں بلکہ مالک کے طور پر رکھنا ہوتا ہے تو یہ قانون کے تحت کسی بھی وجہ سے غیر فعال ہونے کی صورت میں مورٹیگر کے خلاف منفی قبضہ شروع کرنے کے لئے کافی ہوگا۔ ہماری رائے میں، یہ تنازعہ اچھی طرح سے قائم ہے. اگرچہ ایک زمانے میں عدالتی رائے تھی کہ جب کوئی شخص گروی رکھ کر قبضہ کرتا ہے تو وہ کسی بھی صورت میں مالک کے خلاف نسخے کے ذریعے مالکانہ حق حاصل نہیں کر سکتا لیکن اب قانون کافی حد تک طے شدہ ہے کہ وہ ایسا کر سکتا ہے جہاں مالک کے ساتھ معاہدے کے تحت اس کے قبضے کے کردار میں تبدیلی آتی ہے، کانڈاسامی پلائی بنام چنبہ (1920) آئی ایل آر 44 مدراس 253) اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایسا کوئی انتظام تھا؟ مدعا علیہ کی دلیل یہ ہے کہ راجنا اور دو مدعا علیہان کے درمیان معاہدہ جس کے تحت راجنا نے فروخت پر غور کیا اور اس کی توثیق کی کہ دوسرے مدعا علیہ کی طرف سے پہلے مدعا علیہ کو جائیدادوں کی فروخت کے بعد فروخت کو منسوخ کر دیا جائے۔

21 دسمبر 1923 کو راجنا کے حق میں فروخت کے دستاویز کی بنیاد پر منسوخی کی توثیق، جیسا کہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے، ثبوت میں ناقابل قبول قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ رجسٹرڈ نہیں ہے۔ اس کا نتیجہ صرف یہ ہے کہ راجنا کی طرف سے دوسرے مدعا علیہ کو عنوان کی دوبارہ منتقلی نہیں کی گئی تھی، اور اس کے نتیجے میں خاندان مالک ہی رہے گا، اور یہی وجہ ہے کہ اپیل کنندہ بازیابی کا حقدار ہے۔ لیکن دوسرے مدعا علیہ کی جانب سے پہلے مدعا علیہ کے حق میں فروخت کے دستاویز کے ساتھ کی جانے والی توثیق ثبوت کے طور پر قابل قبول ہے تاکہ مؤخر الذکر کے قبضے کے کردار کو ظاہر کیا جا سکے۔ ورتھا پلائی بنام جیون تھمل ((1918) ایل آر 46 آئی اے 285) اور یہ واضح طور پر مالکان کے لئے منفی تھا. اس دلیل پر اپیل کنندہ کا جواب یہ ہے کہ راجنا خود اس وقت نابالغ تھا جب یہ انتظام کیا گیا تھا اور اس کے نتیجے میں اس پر کوئی ملکیت قائم نہیں کی جا سکتی ہے۔ ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ اگر راجنا نابالغ تھا جب اس نے یہ انتظام کیا تھا تو اس سے پہلے مدعا علیہ کے رہن کے طور پر قبضے کے کردار کو تبدیل کرنے کا کام نہیں ہوگا۔ مدعا علیہ نے دلیل دی کہ بعض حالات میں نابالغ

کے خلاف منفی قبضہ ہوسکتا ہے، اور اس موقف کی حمایت میں سیتا رام راجو بنام سبا راجو ((1921) آئی ایل آر 45 مدراس 361) کے فیصلے پر بھروسہ کیا۔ اس پر سوال نہیں اٹھایا جاتا ہے، لیکن فیصلہ کرنے کا نقطہ یہ ہے کہ کیا کسی نابالغ کے ذریعہ کیے گئے انتظام کے تحت شروع میں قانونی قبضہ منفی ہوسکتا ہے۔ اب ایک نابالغ قانون میں رضامندی دینے سے قاصر ہے، اور رضامندی نہ ہونے کی وجہ سے، قبضے کے کردار میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی ہے، جو صرف رضامندی سے ہوسکتی ہے، نہ کہ کسی یکطرفہ عمل سے۔ لہٰذا اس بات کا تعین کرنے کے لیے اہم نکتہ یہ ہے کہ 21 دسمبر 1923 کو فروخت کے معاہدے کی منسوخی کے وقت راجنا معمولی تھے یا بڑے۔ مدعا علیہ کے مطابق وہ ایک میجر تھا اور اس دلیل کی حمایت میں ثبوت بھی موجود ہیں۔ درخواست گزار کے مطابق راجنا اس وقت نابالغ تھا اور 1930 میں اس کی موت نابالغ ہوگئی تھی۔ حقائق کے اس متنازعہ سوال پر نہ تو کوئی مسئلہ تیار کیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ ان حالات میں ہم سمجھتے ہیں کہ یہ مناسب ہے کہ اس معاملے کو اس سوال پر نئے سرے سے تحقیقات کے لیے ضلعی منصف کی عدالت میں بھیج دیا جائے۔ مدعی کو ریمانڈ پر اس درخواست میں مناسب ترمیم کرنے کی ضرورت ہوگی تاکہ مقدمے کو 1916ء کے گروی رکھنے کی ادائیگی کے لئے مقدمے میں تبدیل کیا جاسکے۔ اس کے بعد پہلا مدعا علیہ اس کے جواب میں اپنا تحریری بیان داخل کرے گا۔ ایک سوال یہ طے کیا جائے گا کہ جب فروخت کا معاہدہ منسوخ کیا گیا تھا تو کیا راجنا ایک میجر تھا یا نہیں، یہ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک میجر تھا تو اس کے بعد پہلے مدعا علیہ کا قبضہ منفی ہوگا اور مقدمے کے نیچے عدالتوں کی طرف سے دیئے گئے نتائج کو محدود حد کے مطابق خارج کرنا ہوگا۔ لیکن اگر یہ مان لیا جائے کہ راجنا اس وقت نابالغ تھا، تو اس پر قبضہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور مدعی گروی رکھنے کا حقدار ہوگا۔ اس کے مطابق نچلی عدالت کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور اس معاملے کو نئے سرے سے نمٹانے کے لئے ڈسٹرکٹ منصاف کی عدالت میں بھیج دیا جاتا ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ تمام عدالتوں میں ہونے والے اخراجات نتائج پر عمل کریں گے۔

مقدمہ درج کرلیا گیا۔

Meraj U Din Sofi
2024.06.12 15:12
I am the author of this document